سید محمد یونس بخاری

نعت رسول ﷺ

توفیق جو ہو جائے عطا آہ و فغاں کی
لاریب ! کرم گستری ہے رب جہاں کی
شکوہ ہی نہیں کوئی مجھے فرقتِ شب کا
ہے رحمتِ بے پایاں شہہ کون و مکاں کی
ہر آن میں رہتا ہوں مدینے کی فضا میں
سوچو تو ! کوئی حد ہے میرے حسنِ گماں کی
میں مدحتِ سرکار مدینہ میں مگن ہوں
کیا اوج ہے دیکھو تو میرے سوزِ نہاں کی
میں مستِ مئے عشق رسالت ہوں عزیزو
میں کیسے کروں بات کوئی وصلِ بتاں کی
اب اڑ کے پہنچ جاؤں در شاہ امم پر
پر کیف سی خواہش ہے میری عمر رواں کی
فیضان ہے یہ ختم نبوت پہ یقیں کا
ہوں دور مگر بات کہوں ربطِ نہاں کی
میں صبح و مسا لکھتا رہوں آپ کی نعتیں
ہرگز نہ ہو پروا مجھے جاں کی یا جہاں کی
میں عصیاں بکف یونسؔ بے مایہ ہوں آقا
مجھ کو بھی عطا کیجیے ردا اپنی اَماں کی

سید کاشف گیلانی

......ادراک کی دولت

کسی کے ظلم کو اُس کی ادا کہنا ہی پڑتا ہے
مصیبت میں کسی بت کو خدا کہنا ہی پڑتا ہے
اگر قبضہ کسی کے گھر پہ طاقت سے کوئی کر لے
ستم کے خوف سے اس کو روا کہنا ہی پڑتا ہے
کوئی جب آدمی سے چھین لے ادراک کی دولت
کسی کی بے وفائی کو وفا کہنا ہی پڑتا ہے
کسی کے جبر سے ڈر کر کوئی مات کھا جائے
تو اس بزدل کو اپنا ہم نوا کہنا ہی پڑتا ہے
مریضِ غم جسے کھاتے ہی دنیا سے چلا جائے
تو ایسے زہر قاتل کو دوا کہنا ہی پڑتا ہے
بگڑ جائے اگر کم ہمتی سے کام انساں کا
خدائے پاک کی اُس کو رضا کہنا ہی پڑتا ہے
کوئی ناداں اگر جل جائے چھو کر برقِ سوزاں کو
تو ایسے نور کو وجہ فنا کہنا ہی پڑتا ہے
کوئی آباد ہو جائے عرب کے شاہی محلوں میں
تو اُس کے جرم کی اِس کو سزا کہنا ہی پڑتا ہے
اگر کاشفؔ بصارت سے کوئی محروم ہو جائے
تو دھوتی اور کُرتے کو قبا کہنا ہی پڑتا ہے